سلسلہ خطبات نمبر: 42

علماء، خطباء اور واعظین کے لیے

بیان جمعۃ المبارک

عنوان

ہجرتِ مدینہ (2)

از قلم؛

مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری صاحب حفظہ اللہ

فاضل دار العلوم کبیر والا

بسْمِ اللہ الرّحمن الرّحیم

ہجرتِ مدینہ(2)

23/ستمبر2022بمطابق26/صفرالمظفر1444

تحریر وترتیب: مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری

اہم عنوانات

صدیق اکبر کا خاندان خدمت میں — غار سے روانگی — سراقہ بن مالک اور بریدہ اسلمی — ام معبد کا خیمہ

قبا میں قیام — محلہ بنی سالم — انصارِ مدینہ کا استقبال — وعدۂ خداوندی — ہجرت کا سبق

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ۔ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ خُصُوْصًا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ ۔ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ :

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭوَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭوَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ

(انفال:30/8)

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخَرَ: اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَاۗدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ (قصص:85/28)

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخَرَ: هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (صف:9/61)

فہرست عنوانات

عنوان صفحہ نمبر

(تمہید مکرر)

☆ اسلامی ہجری سال کا دوسرا مہینہ صفر المظفر چل رہا ہے۔اسلامی سال کو جنابِ رسول اللہ ﷺ کی ہجرتِ مدینہ کی مناسبت سے ہجری سال کہا جاتا ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے حکم سے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں ربیع الاول کے مہینے میں پہنچے تھے اور آپ کا ہجرت کا سفر صفر المظفر کے مہینے میں شروع ہوا تھا اسی مناسبت سے ہجرتِ مدینہ کے بارے میں چند باتیں عرض کرنے کا ارادہ ہے۔

پسِ منظر

جناب رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ میں اعلانِ نبوت فرمایا تو اس سے پہلے مکہ کے لوگ آپ کا بہت احترام کرتے تھے آپ کو صادق اور امین کہتے تھے اہم کاموں میں آپ سے مشورہ کرتے تھے آپ کے پاس اپنی امانتیں رکھواتے تھے لیکن جب آپ نے اعلانِ نبوت کیا، توحید کی دعوت دی اور بت پرستی سے منع کیا تو وہی مکہ کے لوگ آپ کے جانی دشمن بن گئے آپ پر اور آپ کے جانثار صحابہ کرام پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے لگے جو کوئی مسلمان ہوتا اس پر تشدد کرتے اور کئی صحابہ کرام کو تو شہید بھی کر دیا تھا۔اس سب ظلم و تشدد کے جواب میں اللہ کے نبی ﷺ اور آپ کے جانثار صحابہ نے صبر واستقامت سے کام لیا۔اس وقت تک مسلمانوں کو صرف اور صرف صبر کرنے کا حکم تھا۔

جب کفار کی طرف سے آپ ﷺ پر اور مسلمانوں پر ظلم و تشدد حد سے بڑھ گیا تو اللہ کی طرف سے ہجرت کرنے کا حکم آیا۔

ہجرت کا مطلب

☆ عربی میں ہجرت کا معنی ہے کسی چیز کو چھوڑ دینا اور عام طور پر اس کا مطلب ہوتا ہے اپنا وطن چھوڑ دینا۔اور شریعت میں ہجرت کا مطلب ہے (اللہ کے احکام پر عمل کرنے کی خاطر) دار الکفر کو چھوڑ کر دار الاسلام میں چلے جانا۔

جب کسی مقام میں کفار کو اس قدر غلبہ حاصل ہو جائے کہ ایک مسلمان اپنے دین پر عمل نہ کر سکتا ہو تو اس پر یہ لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اس جگہ کو چھوڑ کر کسی ایسی جگہ چلا جائے جہاں وہ دین کے احکام پر آسانی سے عمل کر سکے۔

ہجرت کا حکم

☆ چنانچہ مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کے لئے یہی صورتِ حال پیدا ہو چکی تھی کہ کفار نہ تو کسی کو اسلام قبول کرنے کی اجازت دیتے نہ مسلمانوں کو آزادی سے نماز پڑھنے دیتے نہ اسلام کے دیگر احکام پر عمل کرنے کی اجازت دیتے تھے اور طرح طرح سے مسلمانوں کو ستاتے اور ظلم و تشدد کا نشانہ بناتے تھے ایسے میں اللہ کی طرف سے ہجرت کا حکم نازل ہوا۔

چنانچہ نبوت کے چھٹے سال مسلمانوں کا ایک قافلہ ہجرت کر کے حبشہ کی طرف گیا اس کے بعد دس نبوی میں دوسرا قافلہ حبشہ گیا کفارِ مکہ نے وہاں بھی پیچھا کیا اور حبشہ کے بادشاہ نجاشی اور اس کے ارکانِ دولت سے ملاقات کر کے یہ کوشش کی کہ وہ لوگ مسلمانوں کو اپنے ملک سے نکال دیں لیکن ان کی یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی جس سے مسلمانوں نے کفار کے ظلم و ستم سے سکھ کا سانس لیا اور اگرچہ نجاشی خود تو مسلمان ہو گیا تھا لیکن اس کے علاوہ حبشہ میں اسلام کو کوئی خاطر خواہ فروغ نہ مل سکا۔

آخر جب مکی دور کے تقریباً تیرہ سال مکمل ہو گئے اور کفار کا ظلم و ستم بھی حد سے بڑھ گیا تو مسلمانوں کو اللہ تعالی کی طرف سے حکم آیا کہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر جائیں۔

رفتہ رفتہ صحابہ کرام ہجرت کر کے مدینہ منورہ جا چکے تھے پیچھے چند ایک مسلمان رہ گئے تھے جن میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی المرتضی بھی تھے جو اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے ہجرت کا حکم ملنے کے منتظر تھے۔

☆ گذشتہ جمعہ عرض کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کفار کے سخت محاصرے کے باوجود اللہ کی مدد سے مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے اور غارِ ثور میں پہنچ گئے دشمن تلاش کرتے کرتے غارِ ثور کے دہانے تک پہنچ گیا لیکن اللہ تعالی نے یہاں بھی اپنے نبی اور صدیق کی حفاظت فرمائی۔

اس کے لئے اللہ تعالی کے حکم سے غار کے دہانے پر ایک کبوتری نے انڈے دے دیئے، مکڑی نے جالا بُن دیا تھا تو دشمن نے سوچا کہ اگر وہ غار کے اندر گئے ہوتے تو غار کے دہانے پر کبوتری کے انڈے نہ ہوتے مکڑی کا جالا نہ ہوتا۔

جب دشمن غار کے دہانے پر پہنچا ہوا تھا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ ذرا نیچے ہو کر غار کے اندر دیکھیں تو وہ ہمیں دیکھ سکیں گے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا مَا ظَنُّكَ يَا اَبَابَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اَللّٰهُ ثَالِثُهُمَا "ابو بکر تمہارا اُن دو آدمیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو؟"یعنی ہم اکیلے نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے وہ ہماری حفاظت کرے گا۔ اور آپ نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ابو بکر! "گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے" وہ ہماری حفاظت فرمائے گا۔

صدیق اکبر کا خاندان خدمت میں

☆ جب مکہ مکرمہ سے روانہ ہو رہے تھے تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بڑی صاحبزادی حضرت اسماء نے سفر کے لئے ناشتہ تیار کیا جس کو باندھنے کے لئے رسی نہیں ملی تو جلدی میں اپنا پٹکا(کمر بند: جسے کام کرنے والی کام کرتے وقت چستی کے لئے کمر پر باندھ لیتی ہے۔القاموس الوحید)پھاڑ کر اس سے توشہ دان کو باندھ دیا۔

طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت اسماء نے اس کپڑے کے دو حصے کئے ایک حصے سے توشہ دان باندھا اور دوسرے حصے سے مشکیزہ باندھ دیا اسی دن سے حضرت اسماء **ذاتُ النِّطاقَین** کا لقب ہوا۔

☆ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ دن بھر مکہ میں رہتے رات کو آکر قریشِ مکہ کی خبریں اور مکہ کے حالات بیان کرتے۔

صدیق اکبر کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ بکریاں چرایا کرتے تھے وہ شام کو آکر آپ ﷺ کو اور سیدنا صدیق اکبر کو بکریوں کا دودھ پلا جاتے تھے۔

عبداللہ بن اریقط دُوَلی کو رہبری کے لئے اجرت پر مقرر کیا تھا کہ وہ غیر معروف راستہ سے مدینہ منورہ کی طرف لے جائے اور دو اونٹنیاں اس کے سپرد کیں کہ وہ تیسرے دن ان کو لے کر جبلِ ثور پر حاضر ہو جائے۔

غار سے روانگی

☆ تین دن رات غار میں گزارنے کے بعد جب دشمن بھی تلاش کر کے تھک ہار کر بے بس ہو گئے پھر آپ غار سے باہر تشریف لائے عبداللہ بن اریقط دولی راستہ بتاتا ہوا آگے آگے تھا اس طرح یہ مختصر قافلہ مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔

☆ دلائلِ بیہقی میں ہے کہ اس وقت یارِ غار و جانثار، رفیقِ اکبر و صدیقِ اکبر کو آپ ﷺ کی اتنی فکر تھی اور بے چینی و بے تابی کا یہ عالم تھا کہ کبھی آپ ﷺ کے آگے چلتے کبھی پیچھے چلنے لگتے، کبھی دائیں اور کبھی بائیں چلنے لگتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کبھی خیال آتا ہے کہ دشمن تعاقب کرتا ہوا پیچھے سے نہ آجائے تو پیچھے چلنے لگتا ہوں، کبھی خیال آتا ہے کہ آگے کوئی دشمن گھات میں نہ بیٹھا ہو تو آگے چلنے لگتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ابو بکر کیا تمہارا یہ مقصد ہے کہ اگر دشمن حملہ کر دے تو تم جان دے دو لیکن میں بچ جاؤں؟۔ عرض کی جی ہاں اے اللہ کے رسول قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں یہی چاہتا ہوں کہ آپ کی حفاظت میں بے شک میں مارا جاؤں لیکن آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔(دلائلِ بیہقی)

سراقہ بن مالک

☆ قریش نے یہ اعلان کیا تھا کہ جو شخص محمد ﷺ کو گرفتار کر کے لائے گا اس کو 100 اونٹ انعام دیا جائے گا اسی طرح جو ابو بکر کو گرفتار کر کے لائے گا اس کو بھی 100 اونٹ انعام دیا جائے گا اس انعام کے لالچ میں کئی لوگ تلاش میں نکلے انہیں میں سے سراقہ بن مالک گھوڑے پر سوار ہو کر ہاتھ میں نیزہ لئے ہوئے پیچھا کرتا ہوا آپ ﷺ کے قریب آن پہنچا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دیکھا اور گھبرا کر کہا یا رسول اللہ! اب ہم پکڑے گئے۔ آپ نے فرمایا : لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ابو بکر! "گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے"۔(بخاری:3652 كِتَابُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بَابُ مَنَاقِبِ المُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ ")

رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی سے دعا کی آپ کی دعا سے سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں پتھریلی زمین میں دھنس گئے اس نے آپ ﷺ سے معافی مانگی اور یہ وعدہ کیا کہ مجھے راستے میں جو کوئی آپ کی طرف آتا ہوا ملے گا اس کو واپس کر دوں گا (اور آپ کی طرف نہیں آنے دوں گا) اس پر آپ نے اسے معاف کر دیا۔ اور اس کی درخواست پر اس کو تحریری معافی نامہ لکھ دیا۔ پھر راستے میں سراقہ بن مالک کو جو کوئی ملتا توان سے کہتا کہ تم کسی اور راستے پر جا کر تلاش کر و اس راستے پر میں دیکھ آیا ہوں۔

اس موقع پر آپ ﷺ نے سراقہ بن مالک سے یہ بھی فرمایا: سراقہ! وہ کیا دن ہو گا جب کسریٰ کے کنگن تیرے ہاتھوں میں ہوں گے۔

اللہ کے نبی ﷺ کی یہ پیشین گوئی فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پوری ہوئی جب ایران فتح ہوا اور مالِ غنیمت میں کسریٰ کے کنگن آئے تو سیدنا فاروقِ اعظم نے فرمایا: سراقہ کہاں ہے اس کو میرے پاس لے کر آؤ سیدنا فاروقِ اعظم نے سراقہ بن مالک کو بلایا اور کسریٰ کے کنگن اس کے ہاتھ میں پہنا دیئے۔

بُرَیدہ اَسلمی

☆ اسی طرح بُریدہ اَسلمی ستر سواروں کو ساتھ لے کر تلاش کرتا ہوا آنکلا اور آپ ﷺ کے قریب پہنچ گیا لیکن جب آپ ﷺ سے بات چیت ہوئی اور آپ نے اس کو اسلام کی دعوت دی جس پر وہ سب مسلمان ہو گئے (تفصیل کے لئے سیرۃ المصطفیٰ بحوالہ بیہقی وزرقانی)

امِّ معبد کا خیمہ

☆ راستے میں امِ معبد کا خیمہ آیا جو نہایت نیک اور مہمان نواز خاتون تھیں اس سے دودھ یا کھجور یا گوشت وغیرہ کچھ خریدنے کی غرض سے پوچھا تو اس نے کہا (میرے گھر میں تو ایسا) کچھ بھی نہیں ہے آپ کی نظر خیمے میں پڑی جہاں ایک کمزور سی بکری کھڑی ہوئی تھی آپ نے ام معبد سے (اس بکری کے بارے میں) پوچھا تو اس نے کہا یہ (تو کمزور سی ہے اور) کمزور اور لاغر ہونے کی وجہ سے دوسری بکریوں کے ساتھ چرنے کے لئے ساتھ جنگل کی طرف نہیں جا سکی۔

آپ ﷺ نے ام معبد سے (اس کا دودھ نکالنے کی) اجازت لے کر بسم اللہ پڑھ کر اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا تو (آپ کے ہاتھ پھیرنے کی برکت سے) اس کے تھن دودھ سے بھر گئے آپ ﷺ نے وہ دودھ پہلے ام معبد کو پلایا پھر رفقاء کو پلایا پھر آپ ﷺ نے خود پیا اور ام معبد کا بڑا برتن بھی (دودھ سے) بھر کر رکھ گئے (تفصیل کے لئے دیکھئے سیرۃ المصطفیٰ کاندھلوی)

قبا میں قیام

☆ قُبا کے مقام پر پہنچے تو وہاں عمرو بن عوف کے خاندان کے ہاں ٹھہرے یہیں حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ بھی پیچھے سے آملے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لاؤ عرض کیا گیا حضور ان کے پاؤں زخمی ہیں جس کی وجہ سے چلنا دشوار ہے آپ خود تشریف لے گئے اور حضرت علی کو اپنے سینے سے لگایا۔

قبا میں ہی اسلام کی پہلی مسجد کی بنیاد رکھی (جس کے بارے میں اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى (توبہ:108) کہ اس مسجد کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی ہے اور یہی وہ مسجد ہے جس کے بارے میں آپ کا فرمان ہے کہ وہاں دو رکعت نماز پڑھنے سے عمرہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

محلہ بنی سالم میں خطبہ جمعہ

☆ راستے میں محلہ بنی سالم میں جمعہ کے وقت میں جمعہ ادا کیا اور خطبہ دیا۔

اس موقع پر آپ ﷺ نے جو خطبہ دیا وہ خطبہ مِن وعَن حدیث اور سیرت کی کتابوں میں موجود اور محفوظ ہے اعلانِ نبوت کے بعد مکہ مکرمہ کی تیرہ سالہ مظلومانہ زندگی کے بعد یہ آپ ﷺ کا پہلا خطبہ ہے جو آپ نے ارشاد فرمایا لیکن اس پورے خطبہ میں آپ کی زبان پر کوئی حرفِ شکایت نہیں آیا۔ آپ ﷺ نے خطبہ میں نیکی، تقوی اور آخرت کی تیاری کا درس دیا۔

انصارِ مدینہ کا استقبال اور ایثار

☆ آپ ﷺ کی آمد کی خبر مدینہ منورہ میں پہلے سے پہنچ چکی تھی اور اہلِ مدینہ سب آپ کے انتظار میں تھے جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو سب آپ کے استقبال کے لئے گھروں سے نکل پڑے اور آپ کی تشریف آوری پر مدینہ کی فضا نعرۂ تکبیر کی صداؤں سے گونج اٹھی۔

پھر اہلِ مدینہ نے جس طرح آپ کا استقبال کیا اور پھر آپ نے مہاجرین و انصار میں جو مواخات قائم کی، بھائی چارہ قائم کیا اور انصار نے مہاجر بھائیوں کے لئے جس طرح ایثار کا مظاہرہ کیا یہ الگ سے اسلامی تاریخ کا ایک شاندار باب ہے مہاجرین صحابہ اسلام کے لئے اپنا سب کچھ لٹا کے آئے تھے انصار نے بھی اسلام کے لئے اپنا سب کچھ پیش کر دیا اور قیامت تک کے لئے ایک

مثال اور کردار پیش کر گئے اور یہ سبق دے گئے کہ اسلام کے لئے اپنا گھر بار، مال و دولت، عزیز و اقارب اور ملک و طن سب کچھ قربان کیا جا سکتا ہے۔

صحابہ کرام فرماتے ہیں جس دن اللہ کے نبی ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے اس دن پورا مدینہ روشن روشن نظر آتا تھا۔ ہجرت سے اسلام کے عروج کا ایک نیا باب شروع ہوا۔ پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی گئی جس میں آزادی کے ساتھ شریعت اسلامی نافذ ہوئی۔ دور دور تک اسلام کی دعوت پہنچائی گئی۔ اور جہاد کے ذریعہ اسلام کا پرچم بلند ہوا اور کفر کا پرچم سرنگوں ہوا۔

وعدۂ خداوندی

☆ ہجرت کے سفر میں جب آپ جُحفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ کو مکہ کی بہت یاد آئی اس موقع پر اللہ تعالی نے یہ آیت مبارکہ نازل فرما کر آپ کو تسلی دی اور وعدہ فرمایا:

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ (قصص:85/28)

”یقین رکھیں جس رب نے آپ پر قرآن (کی تلاوت، اس کی تبلیغ، اور اس پر عمل کرنا) فرض کیا ہے وہی رب آپ کو مکہ مکرمہ میں ضرور دوبارہ لے کر آئے گا“۔

یعنی آج جس مکہ سے آپ ہجرت کر کے جا رہے ہیں عنقریب آپ کا رب آپ کو اس شہر میں واپس لائے گا۔

ہجرت کے بعد بتدریج اللہ تعالی نے اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمایا ہجرت سے پہلے اسلام کا ابتدائی 13 سالہ مکی دور انتہائی مشکل تھا جس میں مسلمانوں کو ہر طرح کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا یہاں تک کہ کاروبار، رشتہ دار، مال و دولت، گھر بار اور وطن سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا گیا لیکن اللہ کا وعدہ تھا کہ میں دین اسلام کو اور مسلمانوں کو غالب کر کے رہوں گا چنانچہ قرآن مجید میں ایک جگہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ ۚ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ○ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ○(سورۃ الصف: 9-8/61)

”یہ لوگ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں جبکہ اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا اگرچہ کافروں کو یہ بات کتنی ہی ناگوار ہو۔ اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا ہے تا کہ وہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین کو یہ بات کتنی ہی ناگوار ہو“

یعنی کفار و مشرکین اللہ کے دین کو ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ اس نے اپنے نبی کو جو دین دے کر بھیجا ہے اسے وہ سب دینوں پر غالب کر کے رہے گا اگرچہ کفار و مشرکین کو یہ بات کتنی ہی ناگوار ہو۔

ہجرت کے بعد کفارِ مکہ اور دوسرے قبائل نے مسلمانوں پر کئی حملے کئے کئی جنگیں ہوئیں پھر جنگ بندی کا معاہدہ ہوا تو کفار نے اس کی خلاف ورزی کی اور کسی جنگ میں ایسا نہیں تھا کہ کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو یا اسلحہ وساز وسامان زیادہ ہو یا جنگ کی تیاری زیادہ ہو اس کے باوجود اللہ تعالی نے نبی ﷺ اور مسلمانوں کی مدد و نصرت کرتے ہوئے فتح عطا فرمائی یہاں تک کہ مکہ فتح ہو گیا کفار کی کمر ٹوٹ گئی اور اسلام غالب آگیا۔

پھر اللہ تعالی نے اپنے سے مکہ مکرمہ میں واپسی کا وعدہ بھی اس طرح پورا فرمایا کہ ہجرت کے تقریباً 8 سال کے بعد آپ اسی مکہ میں فاتحانہ داخل ہوئے تب وہی قریشِ مکہ جو آپ پر اور آپ کے جانثاروں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑا کرتے تھے وہ سب آپ کے سامنے سر جھکائے کھڑے تھے کہ کیا خبر آج ہمارے بارے میں کیا فیصلہ ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا میں تمہیں آج وہی کہوں گا جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا:

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۔اِذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ

"آج تم سے کوئی انتقام لینا تو دور کی بات آج تم پر کوئی ملامت بھی نہیں کی جائے گی۔ جاؤ تم سب آزاد ہو"۔

ہجرت کا سبق

- ہجرت کا سبق یہ بھی ہے کہ اسلام اپنے ماننے والوں سے قربانی مانگتا ہے اور اس کے لئے جان و مال کی قربانی بھی دینی پڑتی ہے اس لئے مسلمان کو دین کے لئے اور اللہ کے حکم پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔
- ہجرت کا سبق یہ بھی ہے کہ مسلمان جب اسلام کے لئے قربانی دیتے ہیں تو اس کے بعد پھر اللہ تعالی کی مدد و نصرت اترتی ہے اور اسلام اور مسلمانوں کو عروج اور ترقی ملتی ہے۔
- اور ہجرت کا سبق یہ بھی ہے کہ اگر کسی جگہ آزادی کے ساتھ اسلام پر عمل کرنا اور اللہ کی عبادت کرنا مشکل کر دیا جائے تو اللہ کی زمین وسیع ہے وہاں سے ہجرت کرنی پڑے تو کر جائے لیکن اللہ کے احکام کو اور دین کو کبھی نہ چھوڑے۔
- ہجرت سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ اسلام کے ساتھ اللہ کی مدد ہے اور جو اسلام کی سربلندی کے لئے جدوجہد کرتا ہے اس کے ساتھ اللہ کی مدد ہوتی ہے۔
- اور اللہ تعالی اپنے نبی ﷺ کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا:

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (صف:9)

"کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کو جو دین دے کر بھیجا ہے کہ وہ اپنے دین کو دنیا کے ہر دین پر غالب اور فاتح کرے گا چاہے اس سے (کافروں اور) مشرکوں کو جتنی بھی تکلیف ہو"۔

اللہ نے اپنے نبی اور اس کے جانثاروں کے ہاتھوں ایک بار یہ وعدہ پورا کر دکھایا اور ان شاءاللہ ایک بار پھر اسلام ساری دنیا میں غالب آکر رہے گا۔ اگرچہ کفار اور مشرکین اور دین دشمنوں کو جتنی بھی تکلیف ہو۔

خطبہ رائٹر: اکرم بشیر مخدوم پوری

فاضل دارالعلوم کبیر والا، خطیب جامع مسجد تقویٰ۔ یوبی ایل سوسائٹی۔ لاہور